48958- قبر پر پھول یا کھجور کی ٹہنی رکھنی مشروع نہیں ہے

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ :
"نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کھجور کی ٹہنی رکھی تھی"
تو کیا قبر کی زیارت کرنے والے شخص کے لیے ایسا کرنا سنت ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے وہ حدیث بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی ہے :

وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے :

"ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی بڑی چیز میں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا غیبت کرتا تھا"

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کی ایک ٹہنی لے کر اسے دو حصے کیا اور ہر ایک قبر پر ایک ٹہنی گاڑ دی، صحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا :

"امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو اللہ تعالی ان کے عذاب میں تخفیف رکھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (218) صحیح مسلم حدیث نمبر (292).

بعض علماء کرام نے عذاب میں کمی کی علت یہ بیان کی ہے کہ ہری بھری ٹہنی اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہے، تو یہ عذاب میں تخفیف کا باعث بنے گی، اس علت میں نظر یعنی اعتراض ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر میں اکثر اور زیادہ مفسرین کا یہی مذہب ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالی کی پاکیزگی اور تسبیح بیان نہ کرتی ہو}. الاسراء (44).

مفسرین کا کہنا ہے کہ:

اس کا معنی یہ ہے کہ: ہر زندہ چیز، اوران کا کہنا ہے کہ: ہر چیز کی زندگی اس کے حال کے مطابق ہے، تولکڑی کی زندگی اس وقت تک ہے جب تک وہ خشک نہیں ہوتی، اور پتھر جب تک ٹوٹتا نہیں، اور مفسرین میں سے محققین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ یہ آیت اپنے عموم پر ہے. اھ

یعنی اس آیت میں تسبیح خشک کو چھوڑ کر تازہ اور ہری بھری کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر رطب ویابس چیز اللہ تعالی کی تسبیح بیان کر رہی ہے.

اور خطابی اوران کا مسلک اختیار کرنے والوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبر پر کھجور وغیرہ کی ٹہنی رکھنے سے انکار کیا اور اس حدیث کے متعلق کہا ہے:

یہ اس پر محمول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ جب تک یہ ٹہنی خشک نہ ہو اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے، نہ کہ ٹہنی میں کوئی معنی تھا جو اس کے ساتھ خاص ہے، اور نہ ہی یہ کہ جو معنی رطب ہے وہ یابس میں نہیں. اھ

اور اس بنا پر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوگا، لھذا کسی کے لیے بھی ٹہنی وغیرہ قبر پر رکھنی مستحب نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں قبروں پر کھجور کی ٹہنی رکھنا، اور جن قبروں پر ٹہنی رکھی ان کے عذاب میں کمی کی امید کرنا ایک معین واقعہ ہے اسے عموم حاصل نہیں، ان دو شخصوں کے متعلق ہے جن کے عذاب پر اللہ تعالی نے نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا تھا.

اور یہ نبیکریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اور یہ ان کی جانب سے مسلمانوں کی قبروں کے لیے کوئی سنت نہیں ہے، بلکہ اگر فرض کر لیا جائے کہ اس طرح کے کئی ایک واقعات پیش آئے تو دو یا تین بار ہی ہوا، نہ کہ اس سے زیادہ بار.

اور کسی ایک صحابی سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں، حالانکہ صحابہ کرام مسلمانوں میں سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی حرص رکھنے والے تھے، اور مسلمانوں کو فائدہ دینے میں بھی سب سے زیادہ حرص رکھتے تھے.

صرف اتنا ہے کہ بریدۃ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو ٹہنیاں رکھی جائیں، ہمیں علم نہیں کہ صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی اس میں بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے موافقت کی ہو. اھ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان دونوں قبروں پر اس لیے ٹہنی رکھی کہ اللہ تعالی نے ان کے عذاب سے انہیں مطلع کیا تھا، اور اس کے علاوہ کسی اور قبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رکھی.

تو اس سے علم ہوا کہ یہ قبروں پر رکھنی جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"

اورمذکورہ دونوں حدیثوں کی بنا پراسی طرح نہ توقبروں پر کتبے لگانا اور لکھنا، اور پھول وغیرہ رکھنا جائز نہیں؛اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توقبریں پختہ کرنے اوراس پر عمارت قائم کرنے اوراس پر بیٹھنے اوراس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے. اھ

دیکھیں : مجلۃ البحوث الاسلامیۃ(50/68).

واللہ اعلم.